سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر: 03

رسول اللہ ﷺ کی شان حدیث کی روشنی میں

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
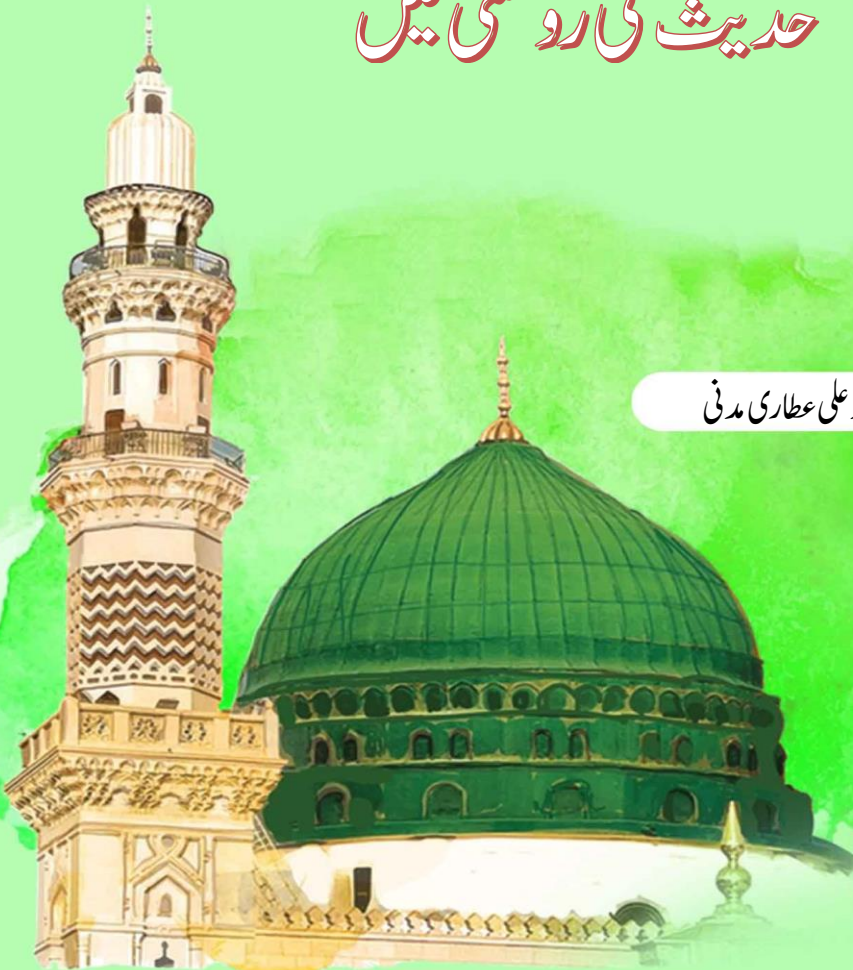
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا تیسرا عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دار الفکر بیروت)

نام کتاب: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان حدیث کی روشنی میں

مؤلف: مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات: 34

اشاعت اوّل: ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ ﷺ کی شان حدیث کی روشنی میں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

اللہ ربّ العزت نے اپنے حبیب ﷺ کو جو شانیں اور جو رفعتیں عطا فرمائی ہیں ان کا شمار قدرتِ انسانی سے باہر ہے، آج سے تقریباً 700 سال پہلے 768ھ میں وفات پانے والے حضرت **عبد الله بن أسعد بن علي بن سليمان اليافعي** رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مرأۃ الجنان میں لکھتے ہیں:

قلت ومناقبه صلى الله عليه وسلم ومحاسنه قد ملأت الوجود شهرة، ولو اجتمع الخلق على أن يحصوها. كان وصفهم من بحرها قطرة

خلاصہ: میں کہتا ہوں کہ رسولِ کریم ﷺ کے مناقب و محاسن اس قدر ہیں کہ ان کی شہرت جہانِ موجودات میں بھری پڑی ہے، اگر ساری کی ساری مخلوق رسول اللہ ﷺ کے اوصاف و مناقب اور کمالات کو گننا شروع کرے تو وہ جس قدر شمار کریں گے وہ اتنا ہی ہو گا کہ جیسے اوصافِ مصطفٰے کے سمندر سے ایک قطرہ۔۔۔۔(مرأۃ الجنان، 1/21 شاملۃ)

کسی نے کیا خوب کہا کہ

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

مگر ترے اوصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا

ربِّ کریم نے جہاں قرآنِ کریم میں جگہ جگہ شانِ رسالت کو بیان فرمایا ہے اسی طرح حبیب اکرم ﷺ کی احادیث کریمہ میں بھی آپ ﷺ کی شان و عظمت جگہ جگہ بیان ہوئی ہے، آیئے ان میں سے چند احادیث کریمہ ملاحظہ کرتے ہیں:

حدیث:01

آج سے تقریباً900 سال پہلے 571ھ میں وفات پانے والے حضرت أبو **القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساکر** رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تاریخ دمشق میں لکھتے ہیں:

حضور سید المرسلین ﷺ سے عرض کی گئی: اللہ تعالٰی نے موسٰی علیہ السلام سے کلام کیا، عیسٰی علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا؟

فوراً جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:

ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلاً فقد اتخذتک من قبل حبیبا

اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا۔

وان کنت کلمت موسٰی فی الارض تکلیما فقد کلمتک فی السماء

اور اگر موسٰی سے زمین میں کلام فرمایا، تم سے آسمان میں کلام کیا۔

وان کنت خلقت عیسٰی من روح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنة

اور اگر عیسٰی کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

ولقد وطئت فی السماء موطئًا لم یطأہ احد قبلک ولا یطأہ احد بعدک

اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی

گیا نہ تمہارے بعد کسی کو رسائی ہو

وان كنت اصطفيت اٰدم فقد ختمت بک الانبياء

اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیاء کیا

ولقد خلقت مائة ألف وأربعة وعشرين ألف نبي ما خلقت خلقا أكرم علي منك

اور بے شک میں نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو پیدا کیا لیکن آپ سے زیادہ اپنے نزدیک عزت وشرف والا کسی کو نہ بنایا

ومن يكون أكرم علي منك وقد أعطيتك الحوض والشفاعة والناقة والقضيب والميزان والوجه الأقمر والجمل الأحمر والتاج والهراوة والحجة والعمرة والقرآن وفضل شهر رمضان والشفاعة كلها لك

اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا بھلا کون ہو سکتا ہے جبکہ میں نے تمہیں حوضِ کوثر، مقامِ شفاعت، ناقہ یعنی اونٹنی، قضیب یعنی عصا مبارک، اور میزانِ عدل و انصاف، چاند سا چمکتا چہرہ، سرخ اونٹ اور تاجِ عزت و کرامت، حج، عمرہ، قرآن، فضل و کرم والا ماہِ رمضان اور شفاعت دی اے

حبیب! یہ سب کچھ تجھے دیا۔

حتى ظل عرشي في القيامة على رأسك ممدود

قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گُسترده،

وتاج الحمد على رأسك معقود

اور حمد کا تارج تمہارے سر پر آراستہ،

ولقد قرنت اسمك مع اسمي

تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا

فلا أذكر في موضع حتى تذكر معي

کہیں میری یاد نہ ہو، جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ

ولقد خلقت الدنيا وأهلها لأعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي

اور بیشک میں نے دنیا واہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں،

ولولاك يا محمد ما خلقت الدنيا

اے محمد ﷺ! اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔ (تاریخ

دمشق، 3/518)

حدیث:02

آج سے تقریباً500 سال پہلے وفات پانے والے حضرت علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان القادري الشاذلي الهندي کنزالعمال میں مسند الفردوس کی روایت نقل کرتے ہیں:

أتاني جبريل فقال: يا محمد! لولاك ما خلقت الجنة، ولولاك ما خلقت النار

میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

حضور سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

یعنی آدم وعالَم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس کیلئے ہوتیں، اور خود جنت ونار اجزائے عالم سے ہیں، جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

حدیث:03

آج سے تقریباً1000 سال پہلے 463ھ میں وفات پانے والے حضرت أبو

بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تاریخ بغداد میں لکھتے ہیں:

حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ قَرَّبَنِي رَبِّي تَعَالَى حَتَّى كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كَقَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى لا بَلْ أَدْنَى،

شب اسراء مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہا۔

قَالَ: يَا حَبِيبِي يَا مُحَمَّدُ،

ربِّ کریم نے فرمایا: اے میرے حبیب! اے محمد!

قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَبِّ،

میں نے عرض کی: لبیک اے میرے رب

قَالَ: هَلْ غَمَّكَ أَنْ جَعَلْتُكَ آخِرَ النَّبِيِّينَ؟

رب نے مجھ سے فرمایا: اے حبیب! کیا تجھے کچھ برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متأخر کیا۔

قُلْتُ: يَا رَبِّ لا،

عرض کی: نہیں اے رب میرے!

قَالَ: حَبِيبِي فَهَلْ غَمَّ أُمَّتَكَ أَنْ جَعَلْتَهُمْ آخِرَ الأُمَمِ؟

فرمایا: کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا۔

قُلْتُ: يَا رَبِّ لا،

عرض کی: نہیں اے رب میرے!

قَالَ: أَبْلِغْ أُمَّتَكَ عَنِّي السَّلامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي جَعَلْتُهُمْ آخِرَ الأُمَمِ لأَفْضَحَ الأُمَمَ عِنْدَهُمْ وَلا أَفْضَحُهُمْ عِنْدَ الأُمَمِ

فرمایا: اے حبیب! اپنی امت کو میرا سلام پہنچادیں اور ان کو فرمادیں کہ میں نے انہیں اور امتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اورامتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اورانہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔ (تاریخ بغداد، 6/330)

حدیث:04

آج سے تقریباً 1000 سال پہلے 458ھ میں وفات پانے والے حضرت أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبو بكر البيهقي اپنی

کتاب دلائل النبوۃ میں لکھتے ہیں:

اللہ کریم نے جب رسولِ کریم ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروادی اور پھر اپنا دیدار نصیب فرمایا تو ارشاد فرمایا:

قَالَ لَهُ: سَلْ،

رب تعالیٰ نے فرمایا: اے حبیب مانگ کیا مانگتا ہے؟

قَالَ: إِنَّكَ اتَّخَذْتَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَأَعْطَيْتَهُ مُلْكًا عَظِيمًا،

میں نے عرض کی: یا اللہ! تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اور انہیں عظیم ملک عطا فرمایا

وَكَلَّمْتَ مُوسَى تَكْلِيمًا،

اے مولا! تو نے موسیٰ سے کلام فرمایا

وَأَعْطَيْتَ دَاوُدَ مُلْكًا عَظِيمًا، وَأَلَنْتَ لَهُ الْحَدِيدَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِبَالَ،

اے رب کریم! تو نے داود کو عظیم بادشاہی دی، لوہے کو ان کے لئے نرم کر دیا، پہاڑوں کو ان کے لئے مسخر کر دیا

وَأَعْطَيْتَ سُلَيْمَانَ مُلْكًا عَظِيمًا وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِبَالَ وَالْجِنَّ

وَالْإِنْسَ وَسَخَّرْتَ لَهُ الشَّيَاطِينَ وَالرِّيَاحَ وَأَعْطَيْتَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ،

اے مولا! تو نے سلیمان کو عظیم بادشاہی دی، ان کے لئے پہاڑ، جن، انس، شیاطین اور ہوا کو مسخر کر دیا اور انہیں ایسی بادشاہی دی کے ان کے بعد کسی کو نہ دی

وَعَلَّمْتَ عِيسَى التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَجَعَلْتَهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِكَ وَأَعَذْتَهُ وَأُمَّهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِمَا سَبِيلٌ،

اے رب! تو نے عیسیٰ کو تورات وانجیل سکھائی، اسے کوڑھی اور برص والے کو شفایاب کرنے والا بنایا، وہ تیرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے، اور تو نے اسے اور اس کی والدہ کو شیاطین کے اثر سے محفوظ رکھا۔

فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ:

تو رب کریم نے فرمایا:

قَدِ اتَّخَذْتُكَ خَلِيلًا، قَالَ: وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ،

اے حبیب میں نے تجھے اپنا خلیل بنایا، اور تورات میں لکھا ہے کہ خلیل الرحمٰن

وَأَرْسَلْتُكَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيرًا وَنَذِيرًا،

میں نے تجھے ساری کائنات کے لوگوں کی طرف بشیر ونذیر بنا کر بھیجا

وَشَرَحْتُ لَكَ صَدْرَكَ،

میں نے تیرا سینہ کھول دیا

وَوَضَعْتُ عَنْكَ وِزْرَكَ،

میں نے تجھ سے تیرا وزن اٹھا دیا

وَرَفَعْتُ لَكَ ذِكْرَكَ،

میں نے تیرا ذکر بلند کر دیا

فَلَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي يَعْنِي بِذَلِكَ الْأَذَانَ،

پس میرا جب بھی ذکر ہو گا ساتھ تیرا ذکر ہو گا، جیسا کہ اذان میں

وَجَعَلْتُ أُمَّتَكَ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، وَجَعَلْتُ أُمَّتَكَ أُمَّةً وَسَطًا،

میں نے تیری امت ک لوگوں میں نکلنے والی سب امتوں سے افضل

امتِ وسط بنایا

وَجَعَلْتُ أُمَّتَكَ هُمُ الْأَوَّلُونَ وَهُمُ الْآخِرُونَ،

اے حبیب! تیری ہی امت اول ہے اور تیری ہی امت آخر ہے

(دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/402)

حدیث:05

آج سے تقریباً 300 سال پہلے 1122ھ میں وفات پانے والے حضرت أبو عبد الله محمد بن عبد الباقي بن يوسف بن أحمد بن شهاب الدين بن محمد الزرقاني المالكي اپنی کتاب شرح الزرقانی علی المواہب میں لکھتے ہیں:

مولا علی شیرِ خدا كَرَّمَ الله تعالىٰ وجهَهُ الكريم نے روایت کی کہ اللہ کریم نے اپنے نبی ﷺ کی جانب وحی فرمائی کہ

من اجلك اسطح البطحاء واموج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب

اے حبیب! میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بلند کرتا ہوں آسمان، اور مقرر کرتا ہوں جزا وسزا۔ (شرح

الزرقاني علی المواهب اللدنیہ 8 / 72 شاملہ)

حدیث: 06

آج سے تقریباً 1000 سال پہلے 430ھ میں وفات پانے والے حضرت أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني اپنی کتاب دلائل النبوۃ لکھتے ہیں:

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

أُرْسِلْتُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَإِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ،

میں جن وانس اور ہر سرخ سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا

وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ دُونَ الْأَنْبِيَاءِ،

اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں

وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ كُلُّهَا طَهُورًا وَمَسْجِدًا،

اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری

وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ أَمَامِي شَهْرًا،

اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئ

وَأُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَكَانَتْ مِنْ كُنُوزِ الْعَرْشِ،

وَخُصِّصْتُ بِهَا دُونَ الْأَنْبِيَاءِ

اور مجھے سورہ بقرہ کی پچھلی کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئی، یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا

فَأُعْطِيتُ الْمَثَانِيَ مَكَانَ التَّوْرَاةِ،

اور مجھے تورات کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں

وَالْمَائِدَةَ مَكَانَ الْإِنْجِيلِ، وَالْحَوَامِيمَ مَكَانَ الزَّبُورِ،

اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں اور زبور کے عوض حم کی سورتیں

وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ،

اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۃ حجرات سے آخر قران تک ہے

(دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع، صفحہ 65 شاملہ)

حدیث:07

آج سے تقریباً 1200 سال پہلے 241ھ میں وفات پانے والے حضرت أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد

الشيباني اپنی کتاب مسند احمد میں لکھتے ہیں:

جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَلَّى الْغَدَاةَ، ثُمَّ جَلَسَ،

ایک صبح رسولِ کریم ﷺ تشریف لائے، صبح کی نماز ادا فرمائی اور وہیں جلوہ فرما ہو گئے

حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الضُّحَى ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہو گیا، آپ ﷺ مسکرائے

ثُمَّ جَلَسَ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى الْأُولَى وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ،

پھر اپنی جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ ظہر، عصر اور مغرب بھی ادا فرمائی

كُلُّ ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ،

اس سارے وقت کے دوران کوئی کلام نہ فرمایا

حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى أَهْلِهِ،

یہاں تک کہ نمازِ عشاء ادا فرمانے کے بعد اپنے آستانہ اقدس پر تشریف لے گئے

فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ: أَلَا (2) تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُهُ؟ صَنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يَصْنَعْهُ قَطُّ،

لوگ جنابِ صدیق اکبر سے کہنے لگے: آپ رسول کریم ﷺ سے اس بارے میں کیوں معلوم نہیں کرتے، آخر کیا معاملہ ہے؟ آج جو عمل فرمایا اس پہلے کبھی نہ کیا!

قَالَ: فَسَأَلَهُ، فَقَالَ:

جنابِ یارِ غار صدیق اکبر نے بارگاہِ رسالت سے پوچھا تو ارشاد ہوا

"نَعَمْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا، وَأَمْرِ الْآخِرَةِ،

ہاں! دنیا و آخرت کا ہونے والا ہر معاملہ مجھ پر پیش کیا گیا

فَجُمِعَ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ بِصَعِيدٍ وَاحِدٍ،

مجھے دکھایا گیا کہ تمام اولین و آخرین ایک ٹیلے پر جمع ہیں،

فَفَظِعَ النَّاسُ بِذَلِكَ،

لوگ اس سے خوف زدہ ہوں گے

حَتَّى انْطَلَقُوا إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

حتی کہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے

وَالْعَرَقُ يَكَادُ يُلْجِمُهُمْ،

اور لوگ منہ تک پسینے میں غوطے کھا رہے ہوں گے۔

فَقَالُوا: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، وَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ،

لوگ آدم علیہ السلام سے کہیں گے اے آدم! آپ ساری انسانیت کے باپ ہیں، اللہ کریم نے آپ کو اپنا برگزیدہ بنایا ہے، اللہ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے

قَالَ: قَدْ لَقِيتُ مِثْلَ الَّذِي لَقِيتُمْ، انْطَلِقُوا إِلَى أَبِيكُمْ بَعْدَ أَبِيكُمْ، إِلَى نُوحٍ: {إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ} [آل عمران: 33]،

حضرت آدم (علیہ السلام) فرمائیں گے کہ میرا بھی وہی حال ہے جو تمہارا ہے اپنے باپ آدم کے بعد دوسرے باپ ابوالبشر ثانی حضرت نوح (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے انھیں بھی اپنا برگزیدہ بندہ

قرار دیا ہے،

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَأَنْتَ اصْطَفَاكَ اللهُ، وَاسْتَجَابَ لَكَ فِي دُعَائِكَ، وَلَمْ يَدَعْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا،

چنانچہ وہ سب لوگ حضرت نوح (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے اور ان سے کہیں گے: آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کر دیجئے، اللہ نے آپ کو بھی اپنا برگزیدہ بندہ قرار دیا ہے، آپ کی دعاؤں کو قبول کیا ہے اور زمین پر کسی کافر کا گھر باقی نہیں چھوڑا۔

فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، انْطَلِقُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا،

وہ فرمائیں گے: تمہارا مطلوب میرے پاس نہیں ہے، تم حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے انھیں اپنا خلیل قرار دیا ہے۔

فَيَنْطَلِقُونَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

كَلَّمَهُ تَكْلِيمًا،

چنانچہ وہ سب لوگ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے، لیکن وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ تم جو چاہتے ہو وہ میرے پاس نہیں، البتہ تم حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے ان سے براہ راست کلام فرمایا ہے،

فَيَقُولُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَإِنَّهُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى،

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بھی یہی فرمائیں گے کہ تمہارا مقصود میرے پاس نہیں، فرمائیں گے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیتے تھے اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے،

فَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلَكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ،

لیکن حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی یہی فرمائیں گے کہ تمہارا مقصود

میرے پاس نہیں، فرمائیں گے کہ تم اس ہستی کے پاس جاؤ جو تمام اولاد آدم کی سردار ہے

فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. انْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيَشْفَعَ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ.

وہی ہستی ہے جن کی قبر قیامت کے دن سب سے پہلے کھولی گئی، تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جاؤ وہ اللہ کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کریں گے۔

قَالَ: فَيَنْطَلِقُ. فَيَأْتِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلامُ رَبَّهُ. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ائْذَنْ لَهُ. وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.

چنانچہ جب لوگ بارگاہِ رسالت میں آئیں گے تو آپ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بارگاہ الٰہی میں جائیں گے، ادھر سے حضرت جبرائیل بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گے، اللہ کی طرف سے حکم ہوگا کہ میرے پیغمبر کو آنے کی اجازت دو اور انھیں جنت کی خوشخبری بھی دو۔

قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِ جِبْرِيلُ فَيَخِرُّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ.

چنانچہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) یہ پیغام نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پہنچائیں گے جسے سن کر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدہ میں گر پڑیں گے اور متواتر ایک ہفتہ تک سر بسجود رہیں گے۔

وَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ،

ایک ہفتہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا سر تو اٹھایئے، آپ جو کہیں گے سنا جائے گا، آپ جس کی سفارش کریں گے، اس کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔

قَالَ: فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَإِذَا نَظَرَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، خَرَّ سَاجِدًا قَدْرَ جُمُعَةٍ أُخْرَى،

یہ سن کر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سر اٹھائیں گے اور جب اپنے رب کریم کی طرف دیکھیں گے تو پھر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور مزید ایک ہفتہ تک سر بسجود رہیں گے

فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ،

، ایک ہفتہ گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا سر تو اٹھایئے، آپ جو کہیں گے سنا جائے گا، آپ جس کی سفارش کریں گے، اس کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔

قَالَ: فَيَذْهَبُ لِيَقَعَ سَاجِدًا، فَيَأْخُذُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلامُ بِضَبْعَيْهِ فَيَفْتَحُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى بَشَرٍ قَطُّ،

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھر سجدہ ریز ہونا چاہیں گے کہ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) آکر مبارک کندھے پکڑ لیں گے، اور اللہ تعالیٰ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے ایسی دعاؤں کی قبولیت کا دروازہ کھولے گا کہ اب سے پہلے کسی بشر پر کبھی نہیں کھولا تھا۔

فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، خَلَقْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ، وَلا فَخْرَ، وَأَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلا فَخْرَ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ،

چنانچہ اس کے بعد نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرض کریں گے اے میرے رب! تو نے مجھے اولاد آدم کا سردار بنایا اور میں اس پر کوئی فخر

نہیں کرتا، قیامت کے دن سب سے پہلے زمین میرے لیے کھولی گئی، میں اس پر بھی فخر نہیں کرتا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آنے والے اتنے زیادہ ہیں جو صنعاء اور ایلہ کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ جگہ کو پر کئے ہوئے ہیں۔

نوٹ: ایلۃ اردن کا شہر ہے، اور صنعا اور اردن کا موجودہ فاصلہ 3,704 کلومیٹر ہے

ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُوا الصِّدِّيقِينَ فَيَشْفَعُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُوا الْأَنْبِيَاءَ قَالَ: فَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ،

اس کے بعد کہا جائے کہ صدیقین کو بلاؤ وہ آکر شفاعت کریں گے پھر کہا جائے گا کہ دیگر انبیاء کرام (علیہم السلام) کو بلاؤ چنانچہ بعض انبیاء (علیہم السلام) تو ایسے آئیں گے جن کے ساتھ اہل ایمان کی ایک بڑی جماعت ہوگی، بعض کے ساتھ پانچ چھ آدمی ہوں گے بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوگا،

ثُمَّ يُقَالُ: ادْعُوا الشُّهَدَاءَ فَيَشْفَعُونَ لِمَنْ أَرَادُوا،

پھر شہداء کو بلانے کا حکم ہو گا چنانچہ وہ اپنی مرضی سے جس کی چاہیں گے سفارش کریں گے۔

قَالَ: فَإِذَا فَعَلَتِ الشُّهَدَاءُ ذَلِكَ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، أَدْخِلُوا جَنَّتِي مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، قَالَ: فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ.

جب شہداء بھی سفارش کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں ارحم الرحمین ہوں، جنت میں وہ تمام لوگ داخل ہو جائیں جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، چنانچہ ایسے تمام لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے،

قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا فِي النَّارِ: هَلْ تَلْقَوْنَ مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ خَيْرًا قَطُّ؟ قَالَ: فَيَجِدُونَ فِي النَّارِ رَجُلًا،

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو! جہنم میں کوئی ایسا آدمی تو نہیں ہے جس نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہو؟ تلاش کرنے پر انھیں ایک آدمی ملے گا، اسی کو بارگاہ الٰہی میں پیش کر دیا جائے گا۔

فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ

أُسَامِحُ النَّاسَ فِي الْبَيْعِ ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَسْمِحُوا لِعَبْدِي كَإِسْمَاحِهِ إِلَى عَبِيدِي.

اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کیا کبھی تو نے کوئی نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا نہیں! البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں بیع و شراء اور تجارت کے درمیان غریبوں سے نرمی کر لیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح یہ میرے بندوں سے نرمی کرتا تھا، تم بھی اس سے نرمی کرو، چنانچہ اسے بخش دیا جائے گا

ثُمَّ يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ رَجُلًا فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُ وَلَدِي: إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي بِالنَّارِ، ثُمَّ اطْحَنُونِي، حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِثْلَ الْكُحْلِ، فَاذْهَبُوا بِي إِلَى الْبَحْرِ، فَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيَّ رَبُّ الْعَالَمِينَ أَبَدًا،

اس کے بعد فرشتے جہنم سے ایک اور آدمی کو نکال کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ اس سے بھی یہی پوچھے گا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں! البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں نے اپنی اولاد کو یہ وصیت کی

تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا کر میری راکھ کا سرمہ بنانا اور سمندر کے پاس جا کر اس راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، اس طرح رب العالمین مجھ پر قادر نہ ہوسکے گا

فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ مَخَافَتِكَ، قَالَ: فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرْ إِلَى مُلْكِ أَعْظَمِ مَلِكٍ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَهُ وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهِ،

اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ وہ جواب دے گا تیرے خوف کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ سب سے بڑے بادشاہ کا ملک دیکھو، تمہیں وہ اور اس جیسے دس ملکوں کی حکومت ہم نے عطاء کر دی،

قَالَ: فَيَقُولُ: لِمَ تَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: وَذَاكَ الَّذِي ضَحِكْتُ مِنْهُ مِنَ الضُّحَى

وہ کہے گا کہ پروردگار! تو بادشاہوں کا بادشاہ ہو کر مجھ سے کیوں مذاق کرتا ہے؟ اس بات پر مجھے چاشت کے وقت ہنسی آئی تھی اور میں ہنس پڑا تھا۔

حدیث:08

آج سے تقریباً 1200 سال پہلے 279ھ میں وفات پانے والے حضرت محمد بن عیسی الترمذي، اپنی کتاب سنن الترمذی میں لکھتے ہیں:

حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا

اللہ تعالٰی نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ کئے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا، پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے بہترین خاندان اور بہترین نسب میں رکھا۔ (سنن الترمذی، 5/543، حدیث:3532)

حدیث:09

آج سے تقریباً 600 سال پہلے 807ھ میں وفات پانے والے حضرت

أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي ،اپنی کتاب موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان میں لکھتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْبَرًا مِنْ نُورٍ

قیامت میں ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا

وَإِنِّي لَعَلَى أَطْوَلِهَا وَأَنْوَرِهَا

اور میں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہوں گا

فَيَجِيءُ مُنَادٍ يُنَادِي أَيْنَ النَّبِيُّ الأُمِّيُّ

منادی آکر ندا کرے گا کہاں ہیں نہ نبی امی

قَالَ فَيَقُولُ الأَنْبِيَاءُ كُلُّنَا نَبِيٌّ أُمِّيٌّ فَإِلَى أَيِّنَا أُرْسِلَ

انبیاء کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کسے یاد فرمایا ہے،

فَيَرْجِعُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُ أَيْنَ النَّبِيُّ الأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ

منادی واپس جائے گا، دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا: کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

قَالَ فَيَنْزِلُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ

فَيَقْرَعَهُ

اب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے اور اس کے دروازے پر آکر دستک دیں گے

فَيَقُولُ مَنْ فَيَقُول مُحَمَّد أَو أَحمد

کہا جائے گا کون ہے؟ آپ فرمائیں گے میں ہوں محمد

فَيُقَال أَو قد أُرسِلَ إِلَيْهِ

کہا جائے گا کیا آپ کی طرف پیغام بھیجا گیا؟

فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُ

ارشاد فرمائیں گے ہاں، پھر آپ ﷺ کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا.

فَيدْخل فيتجلى لَهُ الرب تبَارك وَتَعَالَى وَلَا يتجلى لشَيْء قبله

دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے، رب عز جلالہ ان کے لئے تجلی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔

فَيخرج لِلَّهِ سَاجِدًا وَيحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ وَلَنْ يَحْمَدَهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ

حضور اپنے رب کے لئے سجدہ میں گریں گے اور اللہ کریم کی ایسی حمد بیان کریں گے کہ ساری کائنات میں نہ تو آپ سے پہلے کسی نے ایسی حمد بیان کی ہو گی اور نہ آپ کے بعد۔

فَيُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأسك تكلم تسمع وَاشْفَعْ تشفع"

پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھایئے! بولئے سنا جائے گا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔

(موارد الظمان باب جامع فی البعث والشفاعۃ، صفحہ 644 شاملۃ)

حدیث:10

آج سے تقریباً 1000 سال پہلے 458ھ میں وفات پانے والے حضرت أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبو بكر البيهقي اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «قَلَبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَقَلَبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ بَنِي أَبٍ أَفْضَلَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

جبریل نے مجھ سے عرض کی: میں نے مشرق و مغرب ساری زمین الٹ پُلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہ پایا، اور میں نے مشرق و مغرب ساری زمین چھان ماری لیکن کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر نہ آیا۔(دلائل النبوۃ للبیہقی، 1/176)

حدیث:11

آج سے تقریباً900 سال پہلے 571ھ میں وفات پانے والے حضرت أبو **القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساکر** رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تاریخ دمشق میں لکھتے ہیں:

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ ہم رسولِ کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے:

فإذا سحابة فقال رسول الله سَلَّمَ عَلَيَّ مَلَكٌ ثُمَّ قَالَ لِي: لَمْ أَزَلْ أَسْتَأْذِنُ رَبِّي عزَّ وجلَّ فِي لِقَائِكَ حتى كان هذا أَوَانَ أَذِنَ لِي وَإِنِّي أُبَشِّرُكَ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنْكَ

اچانک ایک بادل آیا، رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے میں اپنے رب سے آپ کی قدم بوسی

کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اجازت ملی، میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔(تاریخ ابن عساکر، 35/313شاملۃ)

حدیث:12

آج سے تقریباً1200سال پہلے 235ھ میں وفات پانے والے حضرت أبو بکر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مصنف ابنِ ابی شیبۃ میں لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی(مصنف ابن ابی شیبۃ، 5/312،حدیث:26421شاملۃ)

نوٹ: اس رسالہ کی تیاری میں الحمد للہ امام اہلِ سنّت کے فتاویٰ رضویہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔

گزارش: یہ مختصر رسالہ درشانِ مصطفیٰ ﷺ محض تین گھنٹے سے کچھ زائد وقت میں بخار کی کیفیت میں تیار ہوا، ترجمہ یا کمپوزنگ میں غلطی پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔

عربی عبارات المکتبۃ الشاملہ سے کاپی کی گئی ہیں، اس لئے اعراب کی غلطیوں سے فقیر براءت کا اظہار کرتا ہے

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923126392663

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ انٹرنیشنل

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923126392663

تحقیق و تصنیف سیکھنے کا سچا جذبہ ہے تو آیئے ہمیں جوائن کیجیے یہ کورس 02 ستمبر کو شروع ہو چکا ہے، اب بھی داخلہ ہو سکتا ہے، سابقہ کلاسز کی ریکارڈنگ بھی مل جائے گی۔